سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ | ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ۝

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

[6 ذیقعد 1431ھ بمطابق 15 اکتوبر 2010]

عنوان

حصہ دوم

فرشتہ نہیں انسان کیوں؟

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ هُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَیَسۡقِیۡنِ ○ وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ اَرۡسَلَهُ اللّٰهُ رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ○ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَمَنۡ تَبِعَهُمۡ بِاِحۡسَانٍ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

لَاۤ اُضِیۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ (3/195)

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوۡلِهِ النَّبِیِّ الۡکَرِیۡم ○

حاضرین کرام! سابقہ جمعۃ المبارک کو ''فرشتہ نہیں انسان کیوں؟'' اس کا ایک حصہ میں نے بیان کیا تھا آج اس کا دوسرا حصہ پر بات ہوگی اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

آپ نے یہ مثل بے شمار مرتبہ سنی ہوگی کہ انسان اگر اپنے آپ کو درست سمت کی طرف چلادے تو فرشتوں سے بھی آگے ہو جاتا ہے وہ سمت کیا ہے ہم اپنے آپ کو فرشتوں سے اعلیٰ کیسے بنا سکتے ہیں اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں تو فرشتوں سے اعلیٰ بن سکتے ہیں دنیا میں امن اور سلامتی قائم رکھنے اور تمام لوگوں کی پرورش اور تربیت کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرہ وہ ہوگا جس میں تمام لوگ خدا کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں اور کوئی بات ان قوانین کے خلاف نہ ہو۔ آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ قوانین کہاں سے ملیں گے؟ اس کا جواب واضح ہے۔ یہ قوانین اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے دیئے تھے۔ اور اب وہ سب کے سب، قرآن شریف کے اندر محفوظ ہیں۔ انہی قوانین کو قرآن شریف کے احکام بھی کہتے ہیں۔ جس معاشرہ میں خدا کے احکام کے مطابق زندگی بسر ہوتی ہو اسے اسلامی حکومت کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے۔

زیب وزینت:

وضع قطع: انسان کو اپنی وضع قطع ایسی رکھنی چاہئے جو اپنے آپ کو اور دوسروں کو خوشنما نظر آئے۔ اسلام میں زیب وزینت کی چیزوں کا استعمال منع نہیں ہے۔

مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ (7/32)

''اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جو زیب وزینت کی چیزیں پیدا کی ہیں انہیں کون حرام قرار دے سکتا ہے؟''

لباس: لباس کا تو ضروری مقصد تو یہی ہے کہ اس سے انسان کی ستر پوشی ہو اور وہ سردی گرمی سے محفوظ رہے لیکن اس کی وضع قطع بھی دیدہ زیب ہونی چاہئے۔

قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا (7/26)

''ہم نے تمہارے لیےلباس بنایا ہے جوتمہاری ستر پوشی کرتا ہے۔اورزینت وآرائش کا موجب بھی ہے''۔

حسن اورزیبائش: دنیا کی ہرشے میں تناسب اورحسن ہے(تناسب کے معنی یہ ہیں کہ جوچیز جتنی ہونی چاہئے اتنی ہی ہو۔مثلاً کھانے میں جس قدرنمک ہونا چاہئے اتنا ہی ہو،نہ کم نہ زیادہ)اسی کوحسن کہتے ہیں(یعنی عمدہ اوراچھا ہونا)۔

اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ (32/7)

''خدانے ہرشے کوبہترین حسن وتناسب کے ساتھ پیدا کیا ہے''۔

اس لئے انسان کے ہرانداز میں بھی حسن اورتناسب ہونا چاہئے۔صاف ستھرااورصحت مند جسم،دیدہ زیب لباس(لیکن فضول خرچی سے بنایا ہوانہیں)پسندیدہ عادتیں اوردلکش نیک آرزوئیں۔غرضیکہ اس کی اس دنیا کی زندگی بھی خوشگواراورحسین ہونی چاہئے اورآخرت کی زندگی بھی۔

رَبَّنَآ اٰتِنَافِی الدُّنۡیَاحَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً (2/201)

''اے ہمارے پروردگار!ہماری اس دنیا کی زندگی بھی حسین وخوشگوار بنادے اورآخرت کی زندگی بھی حسین وخوشگوار''۔

صحت اورصفائی:

علم اورصحت: جیسا کہ ذراآگے چل کربتایاجائے گا،کہ انسان کے لئے علم کا ہونا نہایت ضروری ہے۔لیکن علم کے ساتھ اچھی صحت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔اچھادماغ اورعمدہ صحت،دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

زَادَهٗ بَسۡطَةً فِی الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ (2/247)

اللہ نے(حضرت طالوت کو)علم بھی بہت دیا تھااوراس کے ساتھ ہی جسمانی قوت بھی بڑی عطافرمائی تھی''۔

بیماری کا علاج: اگربیماری آجائے تواس کا علاج نہایت ضروری ہے۔خدانے مختلف چیزوں میں یہ تاثیررکھی ہے کہ ان سے شفامل جائے۔مثلاً شہد کے متعلق ہے کہ

فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (16/69)

''اس میں لوگوں کے لئے شفاہے''۔

قاعدے کے مطابق علاج: خدانے صحت کیلئے جوقانون بنادیا ہےاس کی خلاف ورزی کرنے سے بیماری آجاتی ہےاور اس کے مطابق عمل کرنے سے صحت حاصل ہوجاتی ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ ۝(26/80)

''جب میں بیمارہوجاتا ہوں توخدا(کا قانون)مجھے شفادے دیتا ہے''۔

صفائی: صحت کیلئے صفائی کی بڑی ضرورت ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ (9/108)

''اور اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو پاک اور صاف رہتے ہیں''۔

شراب اور جوا: قرآن شریف کی پانچویں سورت (المائدہ) میں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (5/90)

''اے ایمان والو! یقین جانو کہ خمر اور میسر، انصاب اور ازلام سب ناپاک فعل اور شیطانی کام ہیں۔ لہٰذا تم ان سے بچو تا کہ تمہاری کوشش کامیاب ہو جائے۔

نشہ آور چیزیں: خمر کے لفظی معنی ہیں ڈھانپ دینا، پردہ ڈال دینا۔ چونکہ شراب انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اس لئے شراب کو خمر کہتے ہیں۔ لیکن خمر کے تحت ہر وہ چیز آ جائے گی جو نشہ آور ہو اور جس سے انسان کی عقل و ہوش پر پردہ پڑ جائے۔ لہٰذا تمام ایسی چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

میسرہ: میسرہ کے عام معنی جوا ہیں۔ لیکن اس لفظ کا مادہ یسر سے ہے جس کا مطلب ہے وہ دولت جو نہایت آسانی سے ہاتھ آ جائے (یسار بائیں ہاتھ کو کہتے ہیں۔ جو بالکل آسان ہو اس کیلئے اردو میں بھی کہتے ہیں کہ یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے) لہٰذا، ہر وہ کھیل جس میں داؤ لگایا جائے (جوا، برج، ریس وغیرہ) یا ہر وہ طریقہ جس سے بغیر محنت کے پیسہ حاصل ہو جائے، ناجائز ہے۔ انسان کو اپنی محنت سے کمائی کرنی چاہیئے۔

انصاب: اسلام سے پہلے کعبہ کے گرد چند پتھر گڑے ہوئے تھے جن پر بتوں کے نام کی قربانی کی جاتی تھی۔ قرآن کریم نے اسے ناجائز قرار دے کر مسلمانوں سے کہہ دیا کہ کسی استھان پر یا قبروں پر چڑھاوے چڑھانا منع ہے۔ جیسا کہ پچھلے جمعہ کو میں نے عرض کیا تھا کہ ہر وہ شے جسے اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام کے ساتھ منسوب کیا جائے حرام ہو جاتی ہے۔

ازلام: اس کے لفظی معنی ہیں ایسے تیر جس کے انی نہ ہو۔ اسلام سے پہلے عرب اس قسم کے تیروں سے فال لیا کرتے تھے اور قرعے ڈالا کرتے تھے۔

فال نکالنا: قرآن کریم نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ وہ چاہتا یہ ہے کہ انسان تمام معاملات کے فیصلے سوچ سمجھ کر، اپنی عقل اور باہمی مشورے سے کیا کرے۔ فالیں نکال کر یا قرعے ڈال کر فیصلے نہ کیا کرے۔

لاٹری ڈالنا: یہ انسان کی عقل کی توہین ہے۔ آجکل جس طرح لاٹری ڈالی جاتی ہے، اس کا شمار بھی قرعہ اندازی میں ہی ہے اور

اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔

یاد رکھو! قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے کام لے اور محنت سے کمائی کرے۔ اس لئے ہر وہ کام جو اس کی عقل پر پردہ ڈالے اور اسے محنت کا عادی نہ رہنے دے، ناجائز ہے۔

بول چال:

صاف بات: بات ہمیشہ ایسی کرو جو سیدھی، واضح اور صاف ہو۔ جس میں کسی قسم کا پیچ نہ ہو۔ جو ذو معنی نہ ہو۔ یعنی ایسی بات نہ ہو کہ اس وقت اس کا مطلب کچھ اور نکالو اور دوسرے وقت میں کچھ اور مطلب نکالو۔

قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (4/5)

''ہمیشہ صاف۔ واضح۔ محکم۔ سیدھی بات کرو''۔

اچھی اچھی باتیں: نہایت خوبصورت انداز سے۔ اعتدال کے ساتھ باتیں کرو، ایسی باتیں جو بہت اچھی ہوں۔

يَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (17/53)

''خوبصورت انداز سے اعتدال کو قائم رکھتے ہوئے اچھی اچھی باتیں کرو''۔

جھوٹ اور فریب: مکر وفریب، تصنع اور بناوٹ، چال بازی اور فریب کاری کی باتیں کبھی نہ کرو۔

اِجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (22/30)

عدل وانصاف کی باتیں: بے انصافی کی بات کبھی نہ کرو۔

اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (6/152)

''جب بھی بات کرو، عدل وانصاف کی بات کرو''۔

سچ کو مت چھپاؤ: سچ کو کبھی نہ چھپاؤ اور نہ ہی سچ کے ساتھ جھوٹ کو ملا کر بیان کرو۔

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ (2/42)

''سچ کو جھوٹ کو ساتھ خلط ملط مت کرو۔ نہ ہی حق کو چھپاؤ''۔

چیخ چیخ کر باتیں کرنا: چیخ چیخ کر باتیں مت کرو۔ آواز کو نیچا رکھو۔

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ○ (31/19)

''اپنی آواز کو نیچا رکھو۔ بدترین آواز گدھے کی ہوتی ہے''۔

سامعین وناظرین! آپ حضرات نے اسلامی معاشرت کے متعلق جو کچھ سنا ہے اس پر عمل ہماری کامیابی ہے سیدنا بلال حبشیؓ انسان تھے مگر اعمال کے اعتبار سے فرشتوں سے بھی اعلیٰ تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلالؓ جوتے سمیت بیت اللہ کی چھت پر اذان دو تا کہ دنیا جان سکے جسکی نسبت مجھ سے ہو جائے وہ بیت اللہ اور فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہو جاتا ہے۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مضبوط کریں اسی نسبت رسول سے ہم فرشتوں سے آگے ہیں آیئے ہم سب مل کر عہد کریں ہم اپنے آپ کو اسلامی معاشرہ میں ڈھالیں گے۔ رب حق ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org